شریعت میں فاسق کی گواہی قبول نہیں مگر اب اسلام کے "بدترین دشمن" کی گواہی قبول کی جارہی ہے

"حسد " اور "عصبیت " دو ایسی صفات ہیں جوکہ انسان کو حق قبول کرنے سے روک دیتی ہیں بلکہ انسان کو اتنا آگے لے جاتی ہیں کہ انسان کسی کی دشمنی میں شریعت کے اصول و ضوابط تو کو فراموش کردیتا ہے اور چاہتا ہے کہ کسی بھی طرح اپنے دشمن کو غلط ثابت کرسکے اور اس کو نیچا دکھا سکے ۔

آج ہم کچھ اس ہی قسم کے مناظر الدولۃ الاسلامیہ کی مخالفت کرنے والوں کے طرز عمل میں دیکھ رہے ہیں ۔ چاہے وہ فیس بک اور اسکائپ کے "شیوخ" اور مناظر ہوں ، یا عملی دنیا کے نامورو مشہور دانشور یا پھر فتاویٰ دینے والے علماء یا قائدین ہوں ، وہ الدولۃ کے معا ملے میں کسی بھی قسم کے فتاویٰ یا رائے دیتے وقت شریعت کے اصولوں اور احکامات کو یکسر نظر انداز کررہے ہیں۔

الدولۃ الاسلامیہ کو خآرجی قرار دینے والے علماء یہ بات جانتے ہیں کہ

کسی بھی شخص کے خون کو حلال قرار دینے کے لئے چاہے وہ تکفیر کی صورت میں ہو یا پھر اس کو "خارجی" قرار دینے کی صورت میں ہو، اس سے پہلے شریعت نے کچھ موانع مقرر کئے ہیں ان کو ہٹانا اور شرعی شہادتوں اور ثبوتوں کا پیش کرنا لازمی ہے ۔ اس کے بغیر نہ کسی کی تکفیر کی جاسکتی ہے اور نہ ہی کسی کو خآرجی قرار دے کر اس کے خون کو حلال کیا جاسکتا ہے ۔

مگر دنیا نے دیکھا کچھ مشہور علماء نے الدولۃ الاسلامیہ پر "خارجی" ہونے کا فتویٰ تو لگادیا مگر اس کے لئے نہ وہ کوئی شرعی شہادتیں پیش کرسکے ہیں اور نہ ہی کوئی ثبوت ۔۔۔۔ پس دلیل ان کی یہ ہے کہ "ہم کہہ رہے ہیں ۔۔۔بس تم مان لو"۔

اور اس پر فیس بک کے شیوخ بھی اس بات پر بضد ہیں کہ یہ اتنے بڑے "چوٹی کے علماء" ہیں ان پر اعتبار کرتے ہوئے ان کے فتاویٰ کو بغیر ثبوت کے مانا جاسکتا ہے ۔

اگر فیس بک کے شیوخ کی اس اصول کو مان لیا جائے تو اس صورت میں شیخ اسامہ رحمہ اللہ اور شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کو بھی "چوٹی کے علماء" کے فتوے کے مطابق " خارجیوں کا سرغنہ" کا تسلیم کرنا پڑے گا اور الدولۃ الاسلامیہ سے پہلے القاعدۃ کو خارجی

جماعت قرار دینا پڑے گا ۔ کیونکہ جن چوٹی کے علماۤء کے بغیرشرعی شہادتوں اور ثبوتوں کے فتاویٰ کو الدولۃ الاسلامیہ کے حق میں قبول کرلیا جائے تو پھر ان ہی چوٹی کے علماء کے اساتذہ رہنے والے "چوٹی کے علماء" جن میں شیخ ابن باز ، شیخ صالح العثیمن ، شیخ ناصر الدین البانی ، شیخ صالح الفوزان جیسے چوٹی کے علماء نے اپنے فتاویٰ میں شیخ اسامہ رحمہ اللہ اور شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کو " خارجیوں کا سرغنہ" قرار دیا تھا ۔ تو کیا اس اصول پر ہم ان فتا ویٰ کو بھی مان لیں؟

شیخ خالد السوری رحمہ اللہ کی شہادت کا الزام بھی الدولۃ الاسلامیہ کے اوپر تھوپا گیا حا لانکہ الدولۃ الاسلامیہ نے اس سے برائت کا اعلان بھی کیا مگر کچھ لوگ اس بات پر مصر رہے کہ یہ قتل الدولۃ نے کیا ہے ۔ کسی پر قتل کا الزام لگاکر اس کو قاتل قرار دے کر اس کے خلاف کوئی فیصلہ اس وقت تک صادر نہیں کیا جاسکتا جب تک ملزم کے خلاف شرعی شہادتیں اور ثبوت نہ فراہم کردیئے جائیں ۔ مگر جب الدولۃ پر اس الزام کو ثابت کرنے کے لئے ثبوت مانگے گئے تو کہا گیا :

"فلاں فلاں وقت فلا ں گروہ نے فلاں شخص کو قتل کیا تھا اوراس گروہ نے اس قتل سے انکار کیا تھا حالانکہ وہ اس میں ملوث تھا ".

کیا کسی پر قتل جرم ثابت کرنے کے لئے شرعی طور پر بس یہ بات کافی ہے کہ کسی دوسرے گروہ سے متعلق کسی گزرے ہوئے واقعے کودلیل بناکر اس پرآج اس پر الزام تھوپ دیا جائے کہ تم بھی ایسے ہی ہو؟

سبحان اللہ! اگر اس طرز استدلال کو درست مان لیا جائے تو پھر یاد رکھئیے الزام تو الزام ہے ،کسی پر بھی لگ سکتا ہے؟ شیخ عبد اللہ عزام کی شہادت کا الزام کس پر لگا تھا؟ کیاشیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ پر اس کا الزام نہیں تھوپا گیا تھا؟ آج تک شیخ عبد اللہ عزام کے قریبی رشتہ دار اس قتل کا الزام شیخ اسامہ پر لگاتے ہیں! پھرشیخ اسامہ کی شہادت پر بھی بعض ذرائع نے یہ الزام شیخ ایمن الظواہری پر تھوپا تھا کہ انہوں نے ایسا طرز عمل اختیار کیا تھا جس سے شیخ اسامہ کو ٹریس کیا جاسکے ؟تو کیا اس الزام کو بغیر ثبوت کے تسلیم کرلیا جائے ؟

کسی بھی دو گروہوں کے درمیان کسی بھی قضیئے میں جو گروہ میں اپنے مخالف کو غلط اور ناحق ثابت کرنے کے لئے جو بھی گواہی لاتا ہے ، اس گواہ کی گواہی قبول کرنے کے لئے کچھ شریعت نے کچھ ضابطے مقرر کئے ہیں ۔ جو گواہ پیش ہوتا ہے تو سب سے پہلے اس کو اپنا "تزکیہ " پیش کرنا پڑتا ہے کہ وہ جھوٹا اور فاسق نہیں ہے اور

کسی بہتان درازی میں بھی سزا یافتہ نہیں ہے۔ اگر گواہی دینے والا فا سق یا جھوٹا نکلتا ہے تو اس کی گواہی قبول نہیں کی جاتی ۔

مگر طرح الدولة الاسلامیہ اور القاعدة الجدیدة کے درمیان "امیر اور مامور" کے قضئیے میں الدولة کے اپنا مامور ثابت کرنے کے لئے جو گواہی پیش کی گئی اور اس گواہی کو الدولة الاسلامیہ کے خلاف حجت اور دلیل بنایا گیا وہ گواہی بڑی حیران کن اور تعجب انگیز تھی ۔۔۔

اس معاملے میں کسی " فاسق" کی گواہی قبول کرنے کی بات تو دور کی ہے ایک کا فر کی گواہی اور اس کے فراہم کردہ ثبوتوں اور شہادتوں کو من وعن بغیر کسی جرح اور تعدیل کے قبول کرلیا گیا ۔ کافر بھی وہ جس کے بارے میں کوئی شک نہیں کہ وہ مسلمانوں کو قاتل ، ان کے خلاف سازشیں کرنے والا اور ان کے درمیان پھوٹ ڈلوانے کے لئے ہر دم مستعد ۔۔۔۔اس سچے اور ثقہ گواہ کا نام ہے :

------- امریکہ بہادر ------

امریک بہادر کی جانب سے جاری کئے گئے وہ خط جن کے بارے

میں اس کا یہ دعویٰ ہے کہ یہ خطوط شیخ اسامہ رحمہ اللہ کی جائے شہادت سے ملے ہیں ، ان کو بغیر اس چھانٹ پٹک کے ان خطوط کا راوی کون ہے ؟ آیا سچا ہے یا جھوٹا ؟ آیا اس کو جھوٹا ہونا تو ثابت نہیں ؟ آیا وہ فاسق تو نہیں ہے ؟ آیا اس بات کا امکان تو نہیں ہے کہ اس گواہ نے ان ثبوتوں میں کوئی ردوبدل نہ کیا ہوا؟ ...... الدولة الاسلامیہ کے خلاف اس گواہ کے فراہم کردہ ثبوتوں کو بغیر کسی جرح و تعدیل تسلیم کرلیا گیا اور اس گواہی کو الدولۃٰ الاسلامیہ کے خلاف حجت بنا لیا گیا ......

آج حال یہ کہ "فیس بک کے شیوخ" کے پاس سوائے ان خطوط کے حوالے دینے کے سوا کچھ بھی باقی نہیں بچا ہے ... یہ شیوخ شیخ اسامہ رحمہ اللہ کی تعلیمات کو ، ان کی نصیحتوں کو ، ان کے طرف سے بیان کردہ شرعی اصولوں کو اور ان کے اطلاق کو صرف امریکہ بہادر کے فراہم کردہ خطوط سے واضح کررہے .... اور جو باتیں شیخ اسامہ رحمہ اللہ نے پوری دنیا کے سامنے علی الاعلان اور کھلم کھلا کہی ہیں تو وہ ان شیوخ کے لئے نہ تو حجت ہیں اور نہ ہی پیروی کے لائق ...

اگر امریکہ بہادر اس قدر سچا اور ثقہ راوی ہے کہ اس کے فراہم کردہ ثبوتوں کو بغیر کسی جرح و تعدیل کے من و عن قبول کرلیا جائے تو پھر کل اگر امریکہ بہادر نے شیخ اسامہ کی طرف منسوب ایسے خطوط

جاری کردیئے جس سے خود شیخ اسامہ رحمہ اللہ کی ذات پر بہتان لگتا ہو یا پھر آج جو لوگ اس امریکہ بہادر کی گواہی قبول کررہے ہیں وہ ایسے خطوط جاری کردے جوکہ ان کے خلاف بھی کسی بھی معا ملے میں حجت بن جاتے ہوں تو کیا وہ اس امریکہ کی گواہی کو تسلیم کرلیں گے ۔۔۔؟؟

یادرکھنا چاہیے ! جولوگ آج الدولۃ الاسلامیہ کے خلاف دشمنی اور حسد میں اس قدر آگے بڑھ گئے ہیں کہ وہ شریعت کے تمام اصولوں ضوابط کو بالائے طاق رکھتے ہوئے فاسق و فاجر تو کیا ، کفار بلکہ بدترین کفار کی شہا دتوں پر یقین کررہے ہیں اور اس کے مطابق فتاویٰ اور فیصلے جاری کررہے ہیں ، آنے والے کل میں ان کو بہت بڑی ندامت اور حسرت سے دوچار ہونا پڑے گا ۔

کیونکہ اللہ رب العزت نے اپنے کلام میں تا قیام قیامت یہ اصول بیان کردیا ہے کہ :

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِن جَآءَكُمۡ فَاسِقُۢ بِنَبَإٖ فَتَبَيَّنُوٓاْ أَن تُصِيبُواْ قَوۡمَۢا بِجَهَٰلَةٖ فَتُصۡبِحُواْ عَلَىٰ مَا فَعَلۡتُمۡ نَٰدِمِينَ

(الحجرات:6)

"اے ایمان والو ! اگر کوئی فاسق آدمی تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کرلیا کرو (مبادا) کہ کسی قوم کو نادانی سے نقصان پہنچا دو۔ پھر تم کو اپنے کئے پر نادم ہونا پڑے"۔